ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایسے بن جاؤ کہ تم کو گویا غضب کے قویٰ ہی نہیں دیئے گئے

تم اپنے سارے قویٰ کو پورے طور پر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگا دو!

توبہ کرتے رہو، استغفار کرو، دعا سے ہر وقت کام لو!

جماعت کیلئے اہم تربیتی نصائح :

"ایسا نہ ہو کہ تمہارا اس وقت کا غصہ کوئی خرابی پیدا کر دے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو۔ یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو۔ سب نبیوں کو گالیاں دی گئی ہیں۔ یہ انبیاء کا ورثہ ہے...... ایسے بن جاؤ کہ گویا مسلوب الغضب ہو۔ تم کو گویا غضب کے قویٰ ہی نہیں دیئے گئے۔

دیکھو اگر کچھ بھی تاریکی کا حصہ ہے تو نور نہیں آئے گا۔ نور اور ظلمت جمع نہیں ہو سکتے۔ جب نور آجائے گا تو ظلمت نہیں رہے گی۔ تم اپنے سارے ہی قویٰ کو پورے طور سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگا دو۔ جو جو کمی کسی قوت میں ہو اسے اس پان والے کی طرح جو گندے پان تلاش کر کے پھینک دیتا ہے۔ اپنی گندی عادات کو نکال پھینکو اور سارے اعضاء کی اصلاح کر لو یہ نہ ہو کہ نیکی کرو اور نیکی میں بدی ملا دو۔ توبہ کرتے رہو۔ استغفار کرو۔ دعا سے ہر وقت کام لو۔"

The **Ahmadiyya Gazette** and **Annoor** are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Amir & Missionary Incharge, USA, for the **Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.**, 2141 Leroy Place, N.W., Washington, DC, 20008 [Ph: (202) 232-3737]
Printed at the Fazl-i-Umar Press and distributed from Athens, OH 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P.O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT NO. 143

-19684

خلاصہ خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲؍ اکتوبر ۱۹۸۷ء بمقام نیویارک (امریکہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا گذشتہ مرتبہ ۱۹۷۸ء میں جب امریکہ آنے کی مجھے توفیق ملی تو جماعت کی محبت کے نتیجہ میں مَیں نے کوئی ایسا موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا جب کسی جماعت سے ملاقات کی جاسکتی ہو اور نہ کی ہو چنانچہ مجھے تفصیلاً اُس موقع پر تعارف حاصل ہوا۔

حضور نے فرمایا: مجھے ابھی دُو روز ہوئے ہیں ابھی مَیں تفصیلی موازنہ تو نہیں کر سکا لیکن ایک خوشکن پہلو تو ظاہر و باہر ہے کہ گذشتہ دَورے کے مقابل پر آج امریکہ کی جماعتوں کو بہت زیادہ مستحکم مراکز حاصل ہو چکے ہیں اور بالعموم نظامِ جماعت سے وابستگی کے معیار میں بھی نمایاں اضافہ معلوم ہوتا ہے۔ آج بہت سے افراد ایسے نظر آتے ہیں جو پہلے دَورہ پر نظر نہیں آئے تھے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ بھی ہے کہ وہ میرا ذاتی دَورہ تھا اور امامِ وقت اور ایک عام احمدی کے دَورہ میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے لیکن ایک وجہ یہ بھی تھی کہ کچھ یہاں رہتے ہوئے بھی احباب جماعت سے تعلق نہ رکھتے تھے اور اس کی ایک وجہ اچھے مرکز کا فقدان تھا چنانچہ جب مَیں نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے تو انہوں نے یہ وجہ بتائی کہ مرکز ایسے علاقہ میں ہے جو محفوظ نہیں۔ فرمایا اگرچہ یہ بات کسی حد تک درست تھی لیکن اس حد تک نہیں کہ انسان اپنا دین کھو بیٹھے۔ نظامِ جماعت جس کے ساتھ اس کی زندگی وابستہ ہے اس سے قطع تعلق کر لے۔

حضور نے دعا اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ایک زندہ حقیقت ہے جب وہ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کہتا ہے تو سچ کہتا ہے یہ راز ہے دعا کی قبولیت کا کہ اس کے بندے خدا کی آواز پر ذہنی اور قلبی طور پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہوں جب آپ یہ فیصلہ کریں گے اور فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ کی شرط پوری کریں گے اور خدا کی آواز کو ہر دوسری آواز پر فضیلت اور فوقیت دیں گے تو آپ کی دعاؤں کے رنگ بھی بدل جائیں گے۔ فرمایا: اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ کے نظارے بارہا ہم نے اپنی زندگی میں دیکھے ہیں۔ اِس صورت میں خواہ آپ کہیں ہوں، تاریکی میں ہوں یا روشنی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسے فرشتے مقرر ہو جاتے ہیں جو آپ کی حفاظت کرتے ہیں۔

حضورِ انور نے آیت قرآنی لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم ہر آن اور ہر لمحہ خدا تعالیٰ اور اُس کی قدرت کی غیر معمولی عملداری کے محتاج ہیں۔ حضور نے بتایا کہ اِس آیت کا مضمون پوری شان کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ظاہر ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت میں حضرت

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ بھی ظہور پذیر ہوُا اور آج بھی یہ مضمون جاری ہے۔

فرمایا: جب جماعتی طور پر ابتلاء پڑتے ہیں تو اسی کثرت سے خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور یہ ایسا واقعہ ہے جو ہر روز ہو رہا ہے لیکن بد قسمتی سے ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو غفلت کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں یعنی وہ جانتے ہی نہیں کہ ان کا مقام کیا ہے۔ خدا کی نظر میں وہ چُنے گئے ہیں آج دُنیا کی زندگی ان کے ساتھ وابستہ کر دی گئی ہے اِس لئے اس نقطہ نگاہ سے انہیں اپنے حالات کا جائزہ لے کر اپنی زندگی کی حفاظت کرنی چاہیئے یعنی رُوحانی زندگی کی اور خوب جان لینا چاہیئے کہ ان کے اُوپر بھی حملے ہوں گے اور وہ خدا کی حفاظت کے بغیر بچ نہیں سکتے خدا کے فرشتے ہر لمحہ اور ہر آن ان کی حفاظت کرتے ہیں اس قسم کی حفاظت کے ساتھ جماعتیں آگے بڑھا کرتی ہیں اور ایسی حفاظت جماعتی طور پر بھی لازم ہوتی ہے اور انفرادی طور پر بھی لیکن یہ پہلی منزل یعنی جس منزل کی طرف مَیں آپ کو بُلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اپنے گرد و پیش کا معائنہ کرکے اپنے دل میں شعور پیدا کریں کہ خدا تعالیٰ آپ سے پیار کرنا چاہتا ہے لیکن خدا آپ کی اس آواز کا منتظر ہے یعنی فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي کی آواز کا۔ اگر پھر آپ کوتاہیاں بھی کریں گے ٹھوکریں بھی کھائیں گے تو خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوگا جو آپ کو سنبھالے گا فرشتے آپ کی حفاظت کریں گے۔

فرمایا: جو لوگ اپنی کمزوریوں کو دیکھ کر آگے بڑھنے سے رُک جاتے ہیں تو وہ کبھی کوئی سفر طے نہیں کیا کرتے۔ دینِ حق نے ہرگز یہ شرط نہیں لگائی کہ پہلے کمزوریاں دُور کرو اور پھر ایمان لاؤ بلکہ یہ دعا سکھائی رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي لِلْإِيمَانِ کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اب اس کے بدلہ میں ہمارے پہلے گناہ بخش دے۔

حضور نے فرمایا: وہ جو پہلے بھی ایمان لا چکے ہیں ان کو ان راہوں کی طرف آگے بڑھنا چاہیئے اور جب تک ہم ان راہوں کی طرف آگے نہیں بڑھیں گے ہم دُنیا میں کوئی ترقی نہیں کر سکتے۔ کتنا عظیم الشان کام ہے دُنیا کی تقدیر کو بدلنا۔ فرمایا تقدیر تو خدا تعالیٰ بدلا کرتا ہے لیکن آپ کی تقدیر کو اس میں حصہ لینا ہوگا لیکن یہ اتنا بوجھل کام ہے کہ ہم خدا کے سہارے کے بغیر نہیں کر سکتے آپ میں سے ہر ایک کو اس میں حصہ لینا ہوگا فرمایا اِس لئے اپنے گرد و پیش کو غور سے دیکھیں تو سہی کہ کن میں آ بسے ہیں جہاں فضا کا ذرہ ذرہ زہریلا ہے جہاں بہت سے خطرات ہیں جو درپیش ہیں اس میں بھی خدا کی دولت کی راہ ہی آپ کو بچائے گی جو راستہ مَیں نے قرآن کی روشنی میں آپ کو بتایا ہے اسی راستہ میں ہی امن ہے اسی میں ہی حفاظت ہے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیں دعائیں کرتے ہوئے اگر آپ ایک اَور قدم آگے بڑھائیں گے تو ایک نئی سوچ آپ کو عطا ہوگی نیا شعور دل میں پیدا ہوگا اُس وقت ایک نیا خوف بھی آپ کے اندر جنم لے گا اور وہ خوف آپ کو بتائے گا کہ آپ نے اپنی اکثر زندگی ضائع کر دی تھی۔ بہت سے نیک کام آپ کی ذات کے ساتھ وابستہ تھے اور وہ آپ نہیں کر سکے۔ بہت سی تبدیلیاں تھیں اس ملک میں لانے کی جو آپ نہیں کر سکے۔ کتنے ہیں مؤلفۃ القلوب جن سے آپ نے تألّف بڑھایا۔ کتنے وہ ہیں جو یہاں سے آ کر احمدیت

ہیں شامل ہوئے۔ فرمایا جس وقت آپ کا شعور بیدار ہوگا تو تقاضے بھی بیدار ہوں گے۔ جتنا شعور بیدار ہوگا اتنی تکلیف آپ کو پہنچے گی اتنا ہی ضمیر کچوکے دے گا بے چینی ہوگی فکر لاحق ہوگا۔ ان سب کا علاج یہی ہے کہ اپنے رب کو پکاریں کیونکہ ایک ازلی ابدی خدا ہے اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمیشہ آپ کو جواب دے گا یہی ایک راہ ہے جس کے ذریعہ آپ اپنی حالت بدل سکتے ہیں اور جب تک آپ اپنی حالت نہیں بدلیں گے اُس وقت تک آپ اِس ملک کی حالت نہیں بدل سکتے اگر آپ نے اپنی حالت نہ بدلی تو یہ ملک آپ کی حالت بدل دے گا۔

فرمایا: خدا تعالیٰ کو دو شانوں کے ساتھ پیش کیا گیا ایک وہ شان جو ہر لحظہ حفاظت کرنے والے کی شان ہے۔ فرمایا کہ ہر احمدی کا فیصلہ ایک ہی ہوگا جو خدا کی حفاظت کی راہ ہے جس کے نظارے وہ بارہا اپنی زندگی میں دیکھ چکا ہے۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اس راہ پر قدم بڑھاتا رہے اور جو غفلت کی حالت میں زندگی گذار رہے ہیں انہیں نیا شعور عطا فرمائے۔ جو اپنے بچوں سے غافل ہیں ان کو اپنے بچوں کا شعور عطا فرمائے اور وہ ترقی کی صورت میں آگے بڑھیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ر اکتوبر ۱۹۸۷ء بمقام واشنگٹن (امریکہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: امریکہ کو اِس وقت دُنیا میں ایک غیر معمولی اہمیت حاصل ہے لیکن امریکہ خود بہت ہی گہرے اور بنیادی تضادات کا شکار ہے۔ ایک پہلو سے امریکہ کی اہمیت مشرقی خطّے کے مقابل پر ہے یعنی روس اور دیگر اشتراکی ممالک کے بلاک کے مقابل پر مختلف زاویوں سے دیکھی جاسکتی ہے۔ ایک تو امریکہ اشتراکی نظام کے مقابل پر دُنیا کو استحکام مہیا کرنے کا دعویدار ہے اور اس اقتصادی نظام کے مقابل پر جو اشتراکیت پیش کرتی ہے کوئی بہتر اقتصادی نظام پیش نہیں کرتا۔ تو سب سے پہلا تضاد جو اس ملک کے اندر دکھائی دیتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک نظام کے مقابل پر باقی بنی نوع انسان کے تحفظ کی ضمانت دینے کے باوجود ان کو اس سے بہتر تسلّی بخش دلوں اور ذہنوں کو مطمئن کرنے والا کوئی نظام نہیں دیتا اور جو نظام بھی دیتا ہے وہ ایک طرف سے پیدا ہونے والے اطمینان کو کھانا شروع کر دیتا ہے جو اطمینان اس عمومی تحفظ کے نتیجہ میں باہر کی دُنیا کو ملتا ہے کہ ہم اشتراکی نفوذ کے مقابل پر تمہاری حفاظت کریں گے تو بہت ہی خوفناک تضاد ہے اور اب تک امریکہ نے اپنے مسائل کو حل کرنے کے لئے جتنی بھی کوششیں کی ہیں وہ اس تضاد کو حل نہیں کر سکا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دوسری طرف جب ہم اس پہلو سے امریکہ کا جائزہ لیتے ہیں کہ ایک بے خدا نظام کے مقابل پر خدا والوں کو امن کی ضمانت دیتا ہے تو بے اختیار دل امریکہ کی طرف مائل ہوتا ہے اور اس کا ممنون ہوتا ہے کہ باہر کی دُنیا کے لئے کم از کم یہ ضمانت ضرور ہے کہ زبردستی کوئی بے خدا

نظام ان پر نہیں ٹھونسا جائے گا۔ بہت بڑی خدمت ہے دُنیا کی اور بہت بڑا تحفظ ہے مذاہب کو جو اِس پہلو سے امریکہ مہیا کرتا ہے۔ دوسرے پہلو سے دیکھیں تو مذاہب کی رُوح کو کھا جانے والے جتنے بھی ایسے مضرات ہیں، ایسے خوفناک عوامل ہیں جو مذہب کی رُوح کو چاٹ جاتے ہیں اور اخلاق کی بنیادیں ہلا دیتے ہیں وہ سارے عوامل امریکہ میں پیدا ہو رہے ہیں۔ خود امریکہ کی سوسائٹی خدا کی طرف منسوب ہونے کے باوجود عملی طور پر خدا سے اتنا دُور ہوتی چلی جا رہی ہے کہ ہر اخلاقی خرابی کی جڑیں امریکہ کی آزادانہ تہذیب سے وابستہ ہیں۔ پس ایک طرف سے جو امن دیا دوسرے ہاتھ سے وہ امن بھی واپس لے لیا اور اس تضاد کا بھی ان کے پاس کوئی جواب نہیں۔

حضورؒ نے فرمایا ایسی سوسائٹی جو اس قسم کے تضادات کا شکار ہو چکی ہو اس کے زندہ رہنے اور پنپنے کے بظاہر کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے۔ لازماً کچھ ہونا ہے۔ لازماً خدا کی تقدیر کچھ ایسی باتیں ظاہر کرے گی جس کے نتیجہ میں یہ فرسودہ نظام مٹتے ہیں۔ صرف فیصلہ کن امر یہ ہے کہ کیسے یہ نظام مٹیں گے۔ دُنیا کے سیاسی نقشے پر نگاہ ڈال کر دیکھیں آپ کو کہیں بھی نجات کا دروازہ دکھائی نہیں دے گا۔ دُنیا کے کسی خطّے میں مستقبل کے امن کی کوئی ضمانت دکھائی نہیں دے گی۔ کوئی ایسے آثار دکھائی نہیں دیتے کہ آئندہ یہ حالات تبدیل ہو جائیں گے۔

حضورِ انورؒ نے بڑے جلالی انداز میں فرمایا: آپ ہیں صرف یعنی جماعتِ احمدیہ اور اس کے سوا اور کوئی نہیں جن کے ساتھ دُنیا کے مستقبل کا امن وابستہ ہے۔ اگر جماعتِ احمدیہ دُنیا میں پھیلی تو اس کے ساتھ ہر قسم کے امن کا تحفظ دُنیا میں پھیلے گا اور دُنیا کے تضاد ختم ہوں گے۔ یہ دعوٰی بہت بڑا دعوٰی ہے۔ ہر احمدی اپنی شخصیت کے اندر اس دعوٰی کو جانچ سکتا ہے کہ احمدیت نے اُسے کیا شخصیت عطا کی ہے۔ ایسی شخصیت جو خالصتاً اللہ سے محبت کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی محبت چاہنے والی اور واقعتاً بنی نوع انسان سے محبت رکھتی ہے۔ مشرق سے بھی محبت رکھتی ہے مغرب سے بھی محبت رکھتی ہے۔ امریکہ میں رہتے ہوئے احمدی نہ روس سے دشمنی رکھتا ہے نہ اشتراکی دُنیا میں رہنے والے احمدی کو کسی امریکن سے کوئی دشمنی ہے۔ ایک عالمی شخصیت دُنیا میں پیدا ہو رہی ہے جس کا خالصتاً مدار تقوٰی اور ہمدردی پر ہے اور یہ روح اللہ سے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔

حضورؒ نے فرمایا: وہ جن کی ذات سے دُنیا کی نجات وابستہ ہے ان سے دُنیا ہمیشہ سخت دشمنی کرتی آئی ہے۔ وہ وجود جو رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بن کر آیا سب سے زیادہ دشمنی اُس سے کی گئی۔ مذہب کے معاملہ میں جو بدبخت بھی اُٹھتا ہے وہ اپنے ظلموں کا نشانہ حضرت اقدس محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو بناتا ہے۔ کیا عیسائی۔ کیا ہندو۔ کیا یہودی ان کے آپس میں بھی اختلاف ہیں مگر ظالمانہ طور پر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو نشانہ بناتے ہیں۔ عیسائی دُنیا جن کو یہود سے زیادہ نقصان پہنچا ان کی سب تکلیفوں کو بُھلا کر گذشتہ سینکڑوں سال سے جو عیسائی مصنف اُٹھتا ہے وہ دینِ حق کو اپنا نشانہ بناتا

ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو نشانہ بناتا ہے۔ یہودیوں کی دشمنی کا رُخ آج بھی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی طرف ہے حالانکہ دُنیا میں بنی نوع انسان سے محبت کرنے والے وجود صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل کی نمائندگی ہمیں عطا ہوئی ہے اور یہ نمائندگی نہیں ہوسکتی جب تک وہی جذبہ اپنے دل میں پیدا نہ کریں۔ اس جذبہ کی پرورش کریں تب آپ حقیقی معنوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندہ بن سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ یہ خلاصہ ہے جو امریکہ کے حالات کو دیکھ کر میرے دل میں اُبھرا ہے۔ اتنی قوتوں کے پہاڑ ہمارے مقابل پر کھڑے ہیں اور ہم بے بس ہیں۔ جب دل میں شدید بے چینی ہوتی ہے تو انسان اپنے بڑوں پر نظر اُٹھاتا ہے تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے آج دُنیا کی نجات وابستہ ہے۔ یہی ذات ہے جو آج بچائے گی اور امن کی ضمانت دے گی۔ اس کا عکس ہر دل میں اُتارنا پڑے گا اگر آپ اپنے دل میں اس عکس کو اُتاریں گے تو ناممکن ہے کہ یہ جذبہ کسی اور جذبہ سے شکست کھا جائے۔

حضورِ انور نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرچشمہ سے پانی پئیں کہ یہ آبِ حیات کا مقام رکھتا ہے۔ اس ذاتِ اقدس کو اپنا ہیرو بنائیں کیونکہ آپؐ ہی کی ہر ادا زندہ رکھنے کے لائق ہے۔ انہی اداؤں کے ساتھ آپ کی زندگی اور ساری دُنیا کی نجات وابستہ ہے۔

آپ نے فرمایا: حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تو یہ احسان ہے کہ آپ نے اس چشمہ سے پانی پیا۔ خالصتاً اس کے ہوگئے اور ہمیں بلا کر اس کی راہ دکھانے لگے لیکن اصل وہی ہے سارے حُسن کا سرچشمہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اِس ضمن میں ایک آخری بات کہہ کر میں خطبہ کو ختم کرتا ہوں کہ روزانہ جب آپ نماز ادا کرتے ہیں تو سورۃ فاتحہ کی اس دعا میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی التجا بھی شامل کر لیا کریں۔ اصل پیغام اِس دعا میں یہ ہے کہ عبادت تو کرنا چاہتے ہیں مگر ویسی عبادت کرنا چاہتے ہیں جیسی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی کیونکہ تُو نے خود اسے عبد کا خطاب دیا۔ اِذَا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ۔ قرآن کریم میں سب سے بڑا لقب جو کسی نبی کو عطا کیا گیا ہے وہ عبد اللہ کا لقب ہے۔ پس دعا یہ ہے کہ اے اللہ جیسی تیری عبادت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی ویسی عبادت ہم کرنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے صدق کے ساتھ عبادت کی تھی اِس لئے اس معاملہ میں اے خدا ہم بالکل نا اہل ہیں۔ صفر ہیں۔ صرف ایک سہارا ہے کہ عبادت کی توفیق تجھ سے مانگیں اور ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عبد بنا دے۔ یہ وہ کیفیت ہے جو اس مضمون کے نتیجہ میں لازماً نصیب ہوا کرتی ہے۔ آپ نے پھیلنا ہی پھیلنا ہے دُنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو نظامِ قدرت کے قوانین پر غالب آسکے۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس لئے میں یہی دعا کرتا ہوں اور یہی تمام امریکہ کو واشنگٹن سے میرا پیغام ہے کیونکہ یہ اس ملک کا ہیڈ کوارٹر ہے کہ اس سے بہتر نسخہ ان سارے مصائب کے علاج کے طور پر مجھے اور کوئی معلوم نہیں نہ ممکن ہو سکتا ہے۔ اللہ کرے کہ ہم ان نسخوں پر عمل پیرا ہو جائیں اور پھر ساری ترقیات کے مراحل ہم پر خود بخود آسان ہوتے چلے جائیں گے۔ اللہ کرے کہ جلد تر یہ مقام ہمیں نصیب ہو۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ ر اکتوبر ۱۹۸۷ء بمقام ڈیٹرائٹ (امریکہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سورہ ہود کی درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں:۔

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرٰىكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِينَ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّي وَاٰتٰىنِي رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۖ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُونَ ۝ وَيٰقَوْمِ لَا أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ اٰمَنُوا ۚ إِنَّهُمْ مُّلٰقُوا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّي أَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۝ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِي مِنَ اللّٰهِ إِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَّلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۖ اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ ۚ إِنِّي إِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِينَ ۝

(ھود: ۲۸ تا ۳۲)

فرمایا: قرآن کریم کی جو آیات میں نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں ان میں اگرچہ ایک بہت ہی قدیم زمانے کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے یعنی حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کا واقعہ لیکن قرآن کریم کی دوسری آیات سے اور تاریخی مطالعہ اور مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک قدیم تاریخی واقعہ کے طور پر ان آیات نے یہ ذکر نہیں چھیڑا بلکہ انسانی نفسیات کو ایک مستقل، دائمی رہنے والی حقیقت کے طور پر پیش کیا ہے۔ یہ وہ حالات جو حضرت نوحؑ کے زمانے میں تھے ویسے ہی حالات انسان پر بار بار آتے ہیں اور ہر زمانے میں انسانی نفسیات وہی منظر دکھاتی ہیں اور وہی معاملہ کرتی ہیں جو اُس زمانے میں کیا گیا۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت نوحؑ کے زمانے میں ایک بہت بڑی تہذیب اور بہت بڑے تمدن کا دور دورہ تھا۔ اُس زمانے میں حضرت نوحؑ کے انکار کی جو وجوہات پیش کی گئیں اُن میں ایک وجہ یہ بیان کی گئی جیسا کہ قرآن کریم کی اِن

آیات سے پتہ چلتا ہے کہ

وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ

کہ ہم تو تجھے ایسا دیکھتے ہیں کہ ہماری نظر میں جو لوگ ذلیل ہیں، بے حیثیت ہیں وہی تیری پیروی کر رہے ہیں اور بڑے بڑے لوگ، صاحب علم اور صاحبِ فضل اور وہ جو قوم میں معزز سمجھے جاتے ہیں وہ تیری اطاعت نہیں کر رہے۔ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ پس تمہیں ہم پر کیا فضیلت حاصل ہے۔ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ہم تو اس سے نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو۔ اگر سچے ہوتے تو دُنیا کی بڑی بڑی قومیں، عظیم الشان طاقتور لوگ اور طاقتور لیڈر تمہاری پیروی کرتے۔ اس کے جواب میں حضرت نوحؑ نے جو فرمایا قرآن کریم نے اُسے من وعن محفوظ فرمایا:

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝

کہ اے میری قوم! کیا تم یہ نہیں دیکھتے یا نہیں دیکھ سکتے یا کیوں اِس بات کی طرف توجہ نہیں کرتے کہ اگر خدا تعالیٰ نے مجھے بیّنہ دے کر بھیجا ہے روشن دلائل کے ساتھ بھیجا ہے اور مجھے رحمت عطا فرمائی ہے اور اگر یہ رحمت تمہیں دکھائی نہیں دے رہی یہ فضیلت تمہیں نظر نہیں آ رہی کہ قُربِ الٰہی ہے جو سب نعمتوں کی جان ہے اور اللہ تعالیٰ کا پیار ہی ہے جو ہر دوسری چیز پر فضیلت رکھتا ہے تو مَیں تمہارے اس اندھے پن کا کیا علاج کروں۔ جو چیزیں تم بڑی دیکھتے ہو وہ مجھے چھوٹی دکھائی دے رہی ہیں۔ خدا کی محبت اور اس کا پیار اور اس بات میں عظمت جاننا کہ جو شخص خدا کے قریب ہے وہی عظیم ہے۔ وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ تم تو اِن باتوں کو کراہت کی نظر سے دیکھتے ہو۔ مَیں تم سے اِن خدمات کا کوئی مالی اجر نہیں مانگ رہا۔ یعنی اگر میری نظر میں تمہارے مالوں کی کوئی وقعت ہوتی تو مَیں یہ نیکی کے کام تم سے پیسے لے کر کرتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اِس میں ایک بہت ہی گہرا حکمت کا راز بیان فرمایا گیا ہے جو آج بھی سچوں اور جھوٹوں کے درمیان ایک مابہ الامتیاز بن کے دکھا رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اِس ضمن میں مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: اِس پہلو سے جب آپ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو مغربی قوموں میں بھی اور مشرقی قوموں میں بھی جماعتِ احمدیہ اُس وقت بھلائی کا پیغام لے کر نکلی جب کہ انتہائی غریب تھی اور مالی لحاظ سے جماعت کا کوئی مددگار نہیں تھا۔ اُس وقت امریکہ جیسی بڑی اور عظیم مملکت کو ہدایت کا پیغام دینے کے لئے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو بھجوایا گیا۔ قادیان میں حال یہ تھا کہ بعض دفعہ چھ چھ مہینے کے لئے کارکنوں کو تنخواہ دینے کے لئے پیسے نہیں ہوا کرتے تھے۔ واقعۃً گھروں میں فاقے پڑنے لگ جاتے تھے اور پھر حضرت مصلح موعودؓ تحریک فرماتے تھے۔ چنانچہ ان دردناک اپیلوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ فضل فرماتا۔ بعض صاحبِ حیثیت لوگوں کے دِل کھلتے اور وہ رقمیں بھجواتے۔ اُس وقت احمدیت نے امریکہ جیسی عظیم مملکت کو دینِ حق کا پیغام بھجوانے کے لئے ایک درویش بھجوایا۔ یہ وہ بات ہے

جیسے حضرت نوحؑ اُن کو سمجھانے کی کوشش کرتے رہے کہ ہم تو مال کی طرف ادنیٰ سی لالچ کی نگاہ بھی نہیں کرتے۔ تمہارے اموال سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں ہے ہم تو خود قربانیاں دے رہے ہیں تم کیوں اس بات کو نہیں سمجھتے کہ مال میں نہیں بلکہ شرافت میں فضیلت ہے اور اب تم ہمیں یہ کہتے ہو کہ مال والوں کی عزت کرو اور وہ لوگ جو خدا کی خاطر سب کچھ قربان کرکے میرے سامنے خدا کے دین کی نصرت کے لئے حاضر ہوئے ان کو میں دھتکار دوں اِس لئے کہ وہ غریب ہیں، اِس لئے کہ اُن کے رنگ کالے ہیں، وہ بے حیثیت ہیں۔ اس پر حضرت نوحؑ نے کہا کہ میں ہرگز کسی قیمت پر خدا پر ایمان لانے والوں کو دھتکار نہیں سکتا۔

حضورِ ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں بھی ایسی قوم بستی ہے جس کو دُنیا حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ خود ان کے اہلِ وطن جو نسبتاً سفید فام ہیں اُن کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں۔ اگرچہ قانون ان کو بعض حقوق دلواتا ہے لیکن عملاً یہ خستہ حال ہے۔ جہاں تک اقتدار کا تعلق ہے حقیقت میں اقتدار کی کنجیاں سفید فام لوگوں کے ہاتھ میں ہیں اور اس کے نتیجہ میں یہ بہت ہی بے چینی کا شکار ہیں۔ جہاں تک دینِ حق کا تعلق ہے دینِ حق چونکہ عالمی مذہب ہے اِس لئے رنگ ونسل کی تمیز نہیں کرتا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رنگ ونسل کی وجہ سے کسی میں احساسِ کمتری نہیں پیدا ہونا چاہیئے کیونکہ یہ ترقی کے راستہ میں رکاوٹ ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ امریکہ میں ایک سب سے بڑا مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ اس کے نزدیک نعوذ باللہ من ذٰلک ہمارے مربیان نے یہ غلطی کی کہ پہلے سیاہ فام لوگوں میں دعوتِ الی اللہ شروع کر دی اور اس کے نتیجہ میں وہ جوق در جوق شامل ہونے شروع ہوئے چنانچہ خود اپنے ہاتھوں سے سفید قوموں کے لئے راستہ بند کر دیا۔

حضورِ ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس شخص کے اندر جس نے یہ بات کہی احساسِ کمتری پایا جاتا تھا۔ اس کے اندر وہ جاہلانہ بات تھی کہ جو نسبتاً کم عزت رکھنے والی قومیں ہیں، یہ خدا کے ہو بھی جائیں تب بھی وہ ذلیل ہی رہیں گے گویا سفید فام آئیں گے تو دین کو عزت ملے گی اور سفید فام نہیں آئیں گے تو دین کو عزت نہیں ملے گی۔

چنانچہ حضورِ ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب حضرت مفتی محمد صادق صاحب یہاں تشریف لائے اور جوق در جوق اُن لوگوں کو جنہیں سیاہ فام کہا جاتا ہے احمدیت کے لئے اپنے دروازے کھول دیئے، اپنے سینے وا کر دیئے، کسی نے اُن سے سوال نہیں کیا کہ کالے آرہے ہیں یا سفید۔ کہیں یہ تو نہیں کہہ رہے کہ کالوں کو دعوتِ الی اللہ دے رہے ہو اور سفید پیچھے رہ جائیں گے۔ ہر آنے والا خدا کا بندہ تھا۔ ہر آنے والا تقویٰ کی رحمتیں ساتھ لے کر آتا تھا یہ وہ دَور تھا کہ اگر وہ اُسی طرح جاری رہتا تو بعید نہیں تھا کہ آج اِس ملک کی ایک بھاری تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے دینِ حق میں داخل ہو چکی ہوتی اور بجائے اس کے کہ یہ دُنیا میں بُرائیاں پھیلانے کا اڈہ بنا ہؤا ہوتا، بجائے اس کے کہ دُنیا میں گند پھیلانے کے لئے یہاں سب سے بڑی صنعتیں قائم ہوتیں، یہاں سے دُنیا کے لئے رحمتیں بانٹی جاتیں، دُنیا یہاں سے نعمتیں حاصل کرتی دین کی بھی اور دُنیا کی بھی۔

اور عظیم الشان محسن کے طور پر یہ ملک دُنیا کے سامنے اُبھرتا۔ آج امریکہ کے میدان سے دینِ حق کا سورج طلوع ہو رہا ہوتا۔

حضورِ انور نے تکبّر کو دُور کر کے عجز و انکسار اپنانے اور غریبوں سے محبت کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ پھر اِن بھائیوں کو، اِن پسماندہ لوگوں کو اُٹھائیں، ان کو سینوں سے لگائیں کیونکہ یہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُسوہ ہے۔ آپؐ نے غریبوں کے ساتھ ایسی محبت کی ہے کہ اصحابِ صُفّہ وہ لوگ ہیں جو غرباء ہیں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کے نتیجہ میں بیت الذکر میں آکر بیٹھ گئے تھے۔ یہ جوابی پیار کیسے پیدا ہو گیا تھا اگر پہلے حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دِل میں پیار پیدا نہیں ہؤا تھا۔ بعض لوگ اپنی بے وقوفی یا ناسمجھی سے یہ گمان کرتے ہیں کہ اصحابِ صُفّہ سب کے سب وہ لوگ تھے جو بے کار تھے۔ جن کو دُنیا کی کمائی کے ڈھنگ نہیں آتے تھے اور اس کے نتیجہ میں جس طرح درویش، لُولے لنگڑے وہاں اکٹھے ہو جایا کرتے ہیں جہاں کھانا مُفت ملتا ہے، اسی طرح اصحابِ صُفّہ بھی آ گئے۔ کیونکہ نیک تھے یہ بیت الذکر میں آکر بیٹھ گئے بجائے کسی اَور یتیم خانے میں جانے کے۔ بالکل غلط اور جھوٹا تصوّر ہے۔ وہ صاحبِ علم، عظمت و وقار لوگ تھے۔

پس غریبوں سے سچی محبت رکھنا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُسوہ ہے۔ جہاں تک رنگ و نسل کا تعلق ہے آپ جانتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ کو کیا عظمت حاصل تھی ایک سیاہ فام انسان ہی تو تھا اور وہ بھی غلام۔ لیکن حضرت عمرؓ اپنی خلافت کے زمانے میں جب اُن کو دیکھتے تھے تو سیّدنا بلالؓ کہہ کر اُٹھ کھڑے ہؤا کرتے تھے۔

حضورِ انورایدہ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: یہ وہ دین ہے جو ہم نے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سیکھا۔ اگر یہ دین لے کر آپ امریکہ کی گلیوں اور اس کے بازاروں میں نکلیں تو اس نے بہرحال غالب آنا ہے کوئی دُنیا کی طاقت اس کی کشش سے قوموں کو بچا نہیں سکتی۔ پس آپ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خُلق کے سچے سفیر بن کر دیکھیں کہ خدا آپ کو کیسی عظمتیں عطا کرتا ہے اور ان لوگوں سے پیار کرنا سیکھیں۔ مَیں تو جب بھی ان سے ملتا ہوں میرے وہم و گمان میں بھی کوئی رنگ کا فرق نہیں آتا۔ نہ مجھے یہ کالے نظر آتے ہیں نہ مجھے سفید نظر آتے ہیں مجھے تو اللہ کے نور سے مزیّن دکھائی دیتے ہیں۔ مَیں تو ان کو دیکھتا ہوں تو خدا کے نور کے سوا اِن میں کوئی اَور چمک نہیں دیکھتا۔ بے اختیار میرا دِل ان کی محبت میں اُچھلتا ہے۔ میری رُوح اِن کے پیار سے وجد کرنے لگتی ہے۔ آپ نے بھی تو میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور مَیں نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے آپ ایسا ہی بنیں ورنہ آپ اپنے عہدِ بیعت میں سچے نہیں ہوں گے اور جب تک آپ ایسا نہیں بنیں گے آپ امریکہ کی تقدیر کو نہیں بدل سکیں گے۔ آپ کو کیا پتہ کہ کتنے کتنے عظیم الشان جواہر قابل یہاں موجود ہیں اور اگر ہم نے نعوذ باللہ من ذٰلک ان کی قدر نہ کی تو خدا ہماری قدر نہیں کرے گا اِس لئے اپنی کیفیت بدلیں اور جہاں تک ان

لوگوں کا تعلق ہے جن کا مَیں ذکر کر رہا ہوں ان کو میرا پیغام ہے کہ آپ دینِ حق سے عظمتِ کردار حاصل کریں۔ دینِ حق آپ کو بتاتا ہے کہ آپ آزاد ہو گئے ہیں ہر قسم کے احساسِ کمتری سے۔ کیوں یہ نہیں سمجھتے کہ دینِ حق آپ کا ہے اور خدا آپ کا ہے آپ کو کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے کون کس طرح آپ کو دیکھتا ہے۔

حضورؒ نے آخر پر فرمایا کہ استغفار کے ساتھ ساتھ دعا کرتے ہوئے اپنے حالات کا جائزہ لیں اور انکسار کے ساتھ عظمتِ کردار پیدا کریں۔ ہر وہ شخص جو بظاہر کسی سوسائٹی کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ یہ عزم کرے کہ مَیں نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف اس طرح منسوب ہو جانا ہے کہ سوسائٹیوں کے فرضی رنگ بالکل غیب ہو جائیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۷ء بمقام لاس اینجلس (امریکہ)

حضورِ انورؒ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: اِس خطبہ کا بنیادی موضوع مغربی ممالک میں بچّوں کی اسلامی رنگ میں تربیت کی راہ میں مشکلات کا مسئلہ تھا اِسی موضوع پر اِس جمعہ سے قبل یورپ اور امریکہ میں دیئے گئے خطبات کے تسلسل میں حضورِ انور نے اِس موضوع کے ایک اَور پہلو کی وضاحت فرمائی۔

حضورؒ نے قرآنی آیات اِنَّ الحسنات یذھبن السیّئات کی روشنی میں فرمایا کہ کسی احمدی کے لئے اِس خوف کی ضرورت تو بہرحال نہیں کہ گندے مغربی معاشرے کی بُرائیاں ہماری بھلائیوں کو کھا جائیں گی جن میں حسنات ہیں وہ کبھی ضائع نہیں ہؤا کرتے جن میں خوبیاں ہیں اُن کی خوبیاں لازماً غالب آیا کرتی ہیں نسلیں وہی ضائع ہوتی ہیں جو حسنات سے خالی ہوتی ہیں۔ چنانچہ اپنے خلاؤں کو تلاش کرو اور ان خلاؤں کو نیکیوں سے بھرنے کی کوشش کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حسنات ہی ہیں جو پہلے بھی غالب آئی تھیں اور آج بھی غالب آئیں گی اِس لئے انہیں اپنائے بغیر یہ خیال کر لینا کہ ہم اپنے آپ کو یا اپنی اولاد کو بچا سکیں گے درست خیال نہیں۔ حقیقی نیکی کے اُوپر بدی غالب آ ہی نہیں سکتی بلکہ حقیقی نیکی ہے جو بدیوں کو ختم کرتی ہے۔

حضورؒ نے فرمایا اپنے نیک تصوّرات کو نیک اعمال کے رُوپ میں ڈھالیں اپنے خلاؤں کو بھرنے کے نتیجہ میں آپ اور آپ کی اولاد ماحول سے خطرہ محسوس کرنے کی بجائے ماحول پر غالب آنے لگے گی۔ ممکن ہی نہیں ہے کہ خدا سے پیار کرنے والوں، خدا کا ذکر کرنے والوں، خدا کی محبّت کے داعی ہونے کے خوف میں ہر وقت مرتے رہنے والوں پر دُنیا کا ماحول غالب آسکے۔

حضورِ انور نے خطبات کی کیسٹس کی تقسیم کے نظام کے بارہ میں فرمایا کہ یہ نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ دو تین سالوں میں کافی مضبوط ہو چکا ہے لیکن یہ کہنا درست نہیں کہ کسی ملک کی ہر جماعت میں

باقاعدگی سے کیسٹ پہنچ رہے ہیں اور اُس جماعت کے ہر فرد تک اُن کی رسائی ہے اِس لئے ایسے اہم مضامین جن کا جماعت کی تربیت کے ساتھ گہرا تعلق ہو اُن کو زیادہ احتیاط اور محنت کے ساتھ احبابِ جماعت تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے تا خطبات کے ذریعہ سب عالمی جماعتوں میں یکجہتی اور یکسوئی پیدا ہو سکے۔ یہ خطبات مختلف جماعتوں کے مزاج کی ہم آہنگی کا پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں خصوصاً زیادہ پھیلی ہوئی جماعتوں میں یہ نظام ضروری ہے کہ مرکز سے اُن کا رابطہ مکمل رہے اور سب چھوٹے بڑے تک امامِ وقت کی آواز میں وہ باتیں پہنچیں جن پر عمل کرنا وقت کے تقاضوں کے لحاظ سے خصوصیت سے بہت ضروری ہے۔

حضورِ انور نے تقویٰ کا مضمون بڑے احسن رنگ میں بیان فرمایا اور والدین کے بچّوں کی تربیت کے ضمن میں کردار اور ذمہ داریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ رفتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ رفتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش ۱۹۸۷ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ احباب دعا کریں کہ جماعت کے لئے جلسہ سالانہ ۱۹۸۷ء ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہو۔ اللہ تعالےٰ ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مبارک کرے اور اپنے افضال، انوار و برکات نازل فرمائے آمین۔

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں اللہ تعالےٰ احبابِ جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان